

زکوٰۃ کے مصارف (۲) (احادیث کی روشنی میں)

زکوٰۃ صرف مسلمانوں کو دینی جائز ہے۔

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو فرمایا: تم اہل کتاب کے پاس جا رہے ہو انہیں تو حید و رسالت کی دعوت دو، اگر وہ تمہاری بات مان لیں تو انہیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر دن رات میں پنجگانہ نماز فرض کی ہے۔ اگر وہ تمہاری یہ بات بھی مان لیں تو انہیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو کہ تمہارے مال داروں سے لی جائے گی اور تمہارے محتاجوں کو دی جائے گی۔ اگر وہ تمہاری یہ بات بھی مان لیں تو خبردار ان کے نفیس مال نہ لینا، اور مظلوم کی بددعا سے ڈرتے رہنا، کیوں کہ اس کی بددعا اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ حائل نہیں ہوتا ہے۔“

(صحیح مسلم)

نو مسلموں یا اسلام کے لئے دل میں نرم گوشہ رکھنے والے غیر مسلموں کو تالیف قلب کے لئے زکوٰۃ دینا جائز ہے۔

”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یمن سے مٹی میں ملا ہوا کچھ سونا (یعنی کان سے نکلا ہوا) نبی اکرم ﷺ کے پاس بھیجا۔ آپ ﷺ نے اسے چار آدمیوں میں تقسیم فرما دیا۔ (۱) اقرع بن حابس حظلی۔ (۲) عیینہ بن بدر قراری۔ (۳) علقمہ بن علائہ عامری۔ (۴) ایک آدمی بنی کلاب سے۔ زید خیر الطائی یا پھر بنی نہبان سے، اس پر قریش بہت غضبناک ہوئے اور کہنے لگے آپ ﷺ نجد کے سرداروں کو دیتے ہیں۔ اور ہم کو نہیں دیتے۔ اس پر رسول ﷺ نے فرمایا: میں ان کو اس لئے دیتا ہوں کہ ان کے دلوں میں اسلام کی محبت پیدا ہو۔“

(صحیح مسلم)

غلاموں کی آزادی یا قیدیوں کی رہائی کیلئے زکوٰۃ صرف کرنا جائز ہے۔

”حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور کہا: مجھے ایسا عمل بتائیے جو مجھے جنت سے قریب کر دے اور دوزخ سے دو ہٹا دے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جان کو آزاد کر۔ اور غلام کو نجات دلا۔ اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! کیا یہ دونوں ایک ہی نہیں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں، جان آزاد کرنا یہ ہے کہ تو اکیلا آزاد کرے غلام کو نجات دلانا یہ ہے کہ تو اس کی قیمت ادا کرنے میں مدد کرے۔“

(مسند احمد)

اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔

”عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا غنی آدمی کے لئے زکوٰۃ حلال نہیں، مگر پانچ صورتوں میں

(۱) اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کے لئے۔ (۲) عامل زکاۃ کے لئے۔ (۳) تاوان بھرنے والے کے لئے۔ (۴) اس غنی آدمی کے لئے جو اپنے مال سے کسی غریب کو زکوٰۃ میں دی گئی کوئی چیز خریدنا چاہے۔ (۵) اس غنی آدمی کے لئے جس کا ہمسایہ محتاج تھا کسی نے اس مسکین کو زکوٰۃ میں کوئی چیز دی اور اس مسکین نے غنی (ہمسائے) کو ہدیہ کے طور پر دے دی۔“

(سنن ابوداؤد)

وضاحت:- ۱۔ جہاد فی سبیل اللہ میں میدان جنگ کی لڑائی کے علاوہ حج اور عمرہ بھی شامل ہیں۔

۲۔ بعض علماء کے نزدیک دین کی سر بلندی دین کی تیاری اور اشاعت کے جملہ کام مثلاً دینی مدارس کی تعمیران کی دیکھ بھال دینی کتب کی اشاعت اور تقسیم وغیرہ بھی فی سبیل اللہ میں شامل ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۳۔ جہاد فی سبیل اللہ کی مد میں جمع شدہ رقوم پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

دوران سفر میں ضرورت پڑنے پر مسافر کو زکاۃ دینی جائز ہے خواہ اپنے گھر میں غنی ہی ہو:-

”حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:- صدقہ آدمی کے لئے حلال نہیں مگر اس آدمی کے لئے جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں نکلا ہوا ہو یا مسافر کے لئے یا فقیر پر صدقہ کیا گیا اور اس نے کسی غنی آدمی کو ہدید کے طور پر دے دیا یا اس کی دعوت کی۔ (یعنی غنی کو فقیر کا ہدیہ یا دعوت قبول کرنا جائز ہے خواہ وہ ہدید اور دعوت زکاۃ کے مال سے کی گئی ہو)۔“

(سنن ابوداؤد)

آئندہ سلائیڈز حاصل کرنے کیلئے ای میل کریں :- subscribe@islamic-portal.net

قرآن و احادیث کی تعلیمات کو تمام انسانوں تک پہنچانے میں ہمارا ساتھ دیں۔ جزاک اللہ

www.islamic-portal.net